محفلِ نکاح

مفتی مجد القدوس خبیب رومی
مفتی سعد اللہ احمد قاسمی

مرتب

سید مظفر الاسلام تھانوی

ناشر

سید اکرم مصطفیٰ ایوبی

سبحانہٗ ما اعظم شانہٗ

محفلِ نکاح میں کیا ہے؟

نمبر ۱ :- پیشِ نظر رسالہ "محفل نکاح" میں سب سے پہلے مجلسِ ارشادات کے زیرِ عنوان وہ کلماتِ طیبات ہیں جو للّٰہیت و اخلاص سے بھرے ہوئے ایک اہلِ دل صاحب نسبت بزرگ کی زبان فیض ترجمان سے نکلے ہیں، سچ کہا گیا ہے ؎ دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے۔ اس لیے محض زبان و بیان کی ظاہری خوبی اور لطف و چٹخارہ کی تلاش کے بجائے ان کلمات کی سادگی اور تاثیر و افادیت پر کامل توجہ فرمائی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ ضرور نفع ہوگا۔

نمبر ۲ :- اس کے بعد جناب کامل صاحب کی نظم "تبریک نکاح" جو موصوف نے اسی محفل نکاح میں پڑھی جسمیں مولوی عبد القدوس خبیب رومی سلمہٗ اور مولوی محمد سعد اللہ احمد قاسمی سلمہٗ کے عقد ہوئے۔ جس کو سنکر حضرت مولانا صدیق احمد صاحب مدظلہٗ نے فرمایا کہ "ماشاء اللہ بہت اچھا نقشہ کھینچا ہے"، واقعی اس نظم کے اندر آنکھوں دیکھا حال پیش کیا گیا ہے۔

نمبر ۳ :- سب سے آخر میں "شرعی سہرا" ہے جو دینی و ادبی ذوق رکھنے والوں کیلئے یکساں مفید اور جاذبِ نظر ہوگا۔ ؎ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید، کے پیش نظر اسکی تعریف قبل از وقت ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس جمع و ترتیب اور اشاعت کو مقبول و نافع بنائے۔ اللّٰھم حبّب الینا مرضاتک و مرضاۃ رسولک۔

(آمین ثم آمین)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

"مجلسِ ارشادات"

از عارف باللہ حضرت مولانا صدیق احمد صاحب باندوی مدظلہ العالی

بہ تقریب نکاح مسنون" بمقام جامع مسجد گورکھپور

(= مورخہ ۱۹ شعبان المعظم ۱۴۱۳ھ م ۱۲ فروری ۱۹۹۳ء بعد نماز جمعہ)

نحمدہ ونستعینہ ونستغفرہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سیأت اعمالنا من یھدہ اللّٰہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ ونشھد ان لا الہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہ ونشھد ان سیدنا ومولانا محمدًا عبدہٗ ورسولہ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم تسلیما کثیراً کثیرا ط

امابعد فقد قال النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم اعلنوا النکاح واجعلوہ فی المساجد [۱] وقال النبی صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ اوکما قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ؀

میرے محترم بزرگو اور بھائیو! یہ دو حدیثیں میں نے آپ کے سامنے پڑھی ہیں ان کی تشریح بہت ہی مختصر وقت میں اور بہت ہی مختصر الفاظ

---

[۱] رواہ الترمذی

ہیں کرنا چاہتا ہوں ۔ پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ نکاح کا اعلان کردیا کرو اور نکاح مسجد میں کیا کرو ، اعلان کے کیا کیا فائدے ہیں ان تمام باتوں کو تفصیل سے تو اس وقت نہیں بیان کیا جاسکتا ، مختصر یہ ہے کہ نکاح میں اعلان اس واسطے بھی کیا جاتا ہے کہ نکاح ایک سنّت ہے ۔ نکاح ایک عبادت ہے ، اسوجہ سے نکاح مسجد میں کرنیکا حکم دیا گیا اور فرمایا گیا "واجعلوہ فی المساجد" عبادت کیلیے سب سے بہترین جگہ مسجد ہے ۔ اس لیۓ بھی اسکو تجویز فرمایا گیا تاکہ ذہن میں یہ بات بیٹھ جائے ۔ ایسا نہیں کہ بس یہ ایک تقریب ہے ، اور خوشی کی چیز ہے ہم جیسے چاہیں منالیں جیسا کہ بہت سے لوگوں کے ذہن میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ نکاح بس خوشی کی چیز ہے اور ایک تقریب ہے ، دونوں مقدمے ان کے نزدیک مسلم ہیں نکاح بیشک خوشی کی چیز ہے بلکہ مسلمان کا ہر عمل خوشی کی چیز ہے ، نکاح ہی نہیں مسلمانوں کا کھانا بھی خوشی کی چیز ہے ، مسلمان کا تجارت کرنا بھی خوشی کی چیز ہے ، مسلمان کا ہر عمل دین بنتا ہے ، اگر مسلمان اپنے ہر عمل کو دین بنانا چاہے تو ظاہر بات ہے کہ جس مسلمان کو اللہ تعالیٰ یہ توفیق عطا فرمائے کہ وہ اللہ اور اسکے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اطاعت کرے ۔ اگر کوئی عمل ایسا ہو تو کیا وہ خوشی کی چیز نہیں ؟ نکاح خوشی کی چیز ہے بیشک لیکن یہ بات نہیں کہ اس میں ہم آزاد ہیں ، جسطرح سے چاہیں خوشی منالیں ، خوشی تو وہ ہے جس میں اللہ اور اس کا رسول بھی خوش ہو ، دوسرے مسجد میں نکاح کرنیکا حکم اسلیۓ بھی دیا گیا تاکہ ذہن میں یہ بات بیٹھے کہ یہ مسجد والا عمل ہے ۔ جس طرح مسجد میں آکر نماز پڑھی جاتی ہے اور نماز میں آدمی اپنی طرف سے کوئی تصرف نہیں کرتا اپنی خواہش پر عمل نہیں کرتا اپنی چاہت پر عمل نہیں کرتا

بلکہ نماز کا جسطرح سے حکم دیا گیا ہے اسی طرح سے پڑھنا ہے۔ یہ تو نہیں جو کھڑے ہو کر پڑھنا چاہیئے اس کے بجائے پڑھ لے التحیات اور درود، اور بیٹھنے کی حالت میں پڑھ لے قرآن پاک، ایسا تو نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح رکوع میں جو چاہے پڑھ لے، اور سجدے میں جو دل چاہے وہ پڑھ لے ایسا تو نہیں کیا جاتا بلکہ نماز کے اندر اپنے آپ کو ہر شخص پابند سمجھتا ہے۔ جو دین کی بہت سی باتوں کے پابند نہیں ہیں وہ بھی نماز میں اپنے آپ کو پابند سمجھتے ہیں۔ ایسا نہیں کرتے جمعہ کی نماز میں کہ اس وقت تو روزانہ ظہر کی نماز پڑھی جاتی تھی، کوئی کہنے لگے کہ یہ کیا بات ہے کہ صاحب روزانہ تو اس وقت ظہر کی نماز پڑھی جائے چار رکعت اور ہفتہ میں جو نماز آئے وہ پڑھی جائے دو ہی رکعت، نہیں صاحب ہم تو جمعہ میں آٹھ رکعت پڑھیں گے، یہ بات کسی کے دل میں آتی ہی نہیں۔ ہر مسلمان یہ سمجھتا ہے کہ نماز میں اپنی حکومت نہیں چلتی اپنا تصرف نہیں چلتا۔ تو اسی طرح ہم کو یہ بات ذہن میں بٹھانی ہے کہ جس طرح مسجد والے اعمال میں آدمی جس طرح چاہے تصرف کرے نہیں کر سکتا اسی طرح نکاح کے بارے میں ہمارے ذہن میں یہ بات ہونی چاہیئے کہ نکاح بھی ایک عبادت ہے اور عبادت جب ہی عبادت شمار ہو گی جب اللہ کے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے طریقہ کے مطابق ہو۔ یہی نماز جمعہ جو ہم نے پڑھی ہے اگر ہم اپنے منشاء کے مطابق پڑھتے اور اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جس طرح جمعہ کی نماز پڑھنے کو بتایا ہے، اس طرح سے نہ پڑھتے تو نماز ہو جاتی؟ نماز جو عبادت

ہے وہ جب ہی عبادت ہے جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے
طریقہ کے مطابق ہو۔ ہر کام عبادت ہوتا ہے جب حضورؐ کی
مرضی کے مطابق ہو تو ذہن میں ہم کو یہ بات بٹھانی ہے۔ جب
مسجد میں نکاح ہوگا تو بہت سی خرافات سے بچے گا۔ نکاح سنت
کے مطابق ہوگا۔ مسجد والا عمل اس کے ذہن میں بیٹھے گا۔ اور
یہ بات کہ یہ نکاح بھی عبادت ہے اور عبادت میں بندہ اپنی
طرف سے کوئی تصرف نہیں کرسکتا بلکہ جس طرح حضور صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح کیا ہے یا نکاح کرنے کو بتایا ہے
اس طرح سے نکاح کرے گا۔ اس میں سنت کا نور پیدا
ہوگا اور جس عمل کے اندر کوئی نور نہیں ہوتا اس کے اندر کوئی
برکت بھی نہیں ہوتی۔ لہذا مسجد میں نکاح کرنے میں یہ سب
خوبیاں ہیں۔ اور نکاح کا اعلان کرنے میں یہ فائدہ ہے
کہ لوگوں کو معلوم ہوگا کہ فلاں جگہ نکاح ہے فلاں وقت
فلاں مسجد میں نکاح ہوگا۔ لہذا نکاح میں شرکت کرنیوالے
مسجد میں آجائیں گے اور نکاح میں شرکت کریں گے۔
—— یہ سوچ کر کہ نکاح ایک عبادت ہے کوئی بلائے یا
نہ بلائے۔ البتہ کھانے میں بغیر دعوت کے کہیں نہ جانا چاہیے
کوئی نکاح و تقریب ہی میں نہیں دیکھے کبھی کسی جگہ دعوت میں
کچھ مہمان بیٹھے کھانا کھا رہے ہیں وہاں کوئی جاکر بغیر بلائے
بیٹھ جائے تو ارشاد فرمایا گیا کہ دخل سارقاً
وخرج مغیراً کہ چور بن کر جاتا ہے۔ اسلئے کہ چور کو

کوئی بلاتا تو نہیں، اس کو کوئی دعوت تو نہیں دیتا بلکہ چھپ کر کے جاتا ہے اسی طرح یہ بھی چھپ کر گیا ہے۔ لہٰذا سارق (چور) کے مشابہ ہے اور خرج مغیرا نکلا ہے ڈاکو بن کر، وہ مال لیکر آتا ہے یہ کھانا کھا کر آیا ہے۔ تو دعوت کا حکم تو یہ ہے کہ بغیر بلائے دعوت میں کھانا نہیں کھانا چاہیئے۔

اسی طرح سے ایک مسئلہ اور سُن لیجئے کہ کہیں کچھ مہمان کھانا کھا رہے ہوں، کسی میزبان کے یہاں دو چار اس کے ملنے والے یا کسی اور کے ملنے والے کھانا کھا رہے ہوں تو مہمان کو یہ حق نہیں کہ کسی دوسرے کو کھانا کھانے کے لئے کہے کہ آئیے آئیے تشریف لائیے کھانا کھائیے۔ یہ جائز نہیں ہے۔ اس نے تو آپ کو بٹھایا ہے آپ کو اس کا حق نہیں کہ آپ دوسروں کو از خود اس کے دسترخوان پر بلائیں، لیکن دین کی باتوں کو لوگ پوچھتے یا چھپتے تو ہیں نہیں بلکہ جو کام کرلیں وہ دین۔ جو ہماری سمجھ میں آجائے، وہ دین۔ نکاح کے سلسلے میں بھی یہی بات ہے کہ جو چیز اچھی معلوم ہوتی ہے اس کو اپناتا چلا جاتا بلکہ دین سمجھتا ہے۔

آگے فرمایا کہ نکاح کا اعلان کردیا کرو اور اس کو مسجد میں کیا کرو، بہت سی خرافات سے بچو گے، مسجد والے عمل کے اندر نور پیدا ہوتا ہے۔ نکاح میں جب نور پیدا ہوگا تو برکت ہوگی اور فرمایا گیا ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہٗ مؤنۃ کہ سب سے زیادہ اس نکاح کے اندر

برکت ہوتی ہے جس میں زیادہ جھگڑا بکھیڑا نہ ہو یہ بھی ایک نکاح ہو رہا ہے، یہ بھی تو نکاح ہے، نکاح کے بعد رخصتی بھی ہو گی، دلہن بھی ملے گی یہ سب ہو گا۔ اور ایک ہمارے یہاں نکاح ہوتا ہے، مسجد سے جو باہر ہوتا ہے اس میں کیا کیا ہوتا ہے ہزاروں روپے میں تو مہینوں پہلے مکان (شادی گھر) بک کراتے ہیں جس میں بارات ٹھہرے گی۔ مہمانوں کا انتظام ہو گا۔ کھانا کھلانے کا انتظام ہو گا۔ کیا اس کے لئے ہزاروں بلکہ لاکھوں روپیہ خرچ کرنا اسراف (فضول خرچی) نہیں ہے۔؟ "ان اللہ لا یحب المسرفین"عله خدا جانے ان تقریبات میں کتنی سنتیں مُردہ کی جاتی ہیں، ہر ایک کا دل خوش کیا جاتا ہے۔ نہیں خوش کیا جاتا ہے تو اللہ کے پیغمبر کو، اور نہیں خوش کیا جاتا ہے تو اس پروردگار کو۔

آدمی خود سوچے اور دیکھے کہ ہمارے یہاں جو نکاح کی تقریبات ہوتی ہیں اس میں کتنی سنتیں مُردہ ہوتی ہیں اور کتنے شرعی احکام پامال ہوتے ہیں۔ اچھے خاصے نمازی اور جماعت کے پابند لوگ، مگر شادی کے دن معلوم ہوتا ہے کہ ان کو سب معاف ہے اور عورتوں کا تو کوئی مسئلہ ہی نہیں وہ تو اس طرح آؤ بھگت میں مشغول ہوتی ہیں کہ کچھ نہ پوچھیئے اور پھر جو خرافات ہوتی ہیں کہ پردہ کا کوئی سوال ہی نہیں۔ اچھے خاصے پردہ دار گھرانوں میں بھی اس دن کوئی پردہ نہیں رہتا اور معلوم

عله بیشک اللہ تعالیٰ فضول خرچی کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتے۔

نہیں کیا کیا خرافات ہوتی ہیں۔ آدمی جب اپنی طرف سے
کوئی عمل کرے گا تو اس میں یہی خرابی ہو گی۔
بہرحال حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں
ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہ مؤنۃ
کہ سب سے زیادہ اس نکاح کے اندر برکت ہوتی ہے
جس میں زیادہ جھگڑا بکھیڑا نہ ہو۔
میرے بھائیو! نکاح حضرات انبیاء کرام نے کیا
ہے ہمارے رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح کیا
ہے، حضرات صحابہ رضہ نے کیا ہے آخر وہ نکاح کیا
نکاح نہیں تھے؟ اس طریقہ کے مطابق ہم لوگ آخر
اپنا نکاح کیوں نہیں کرتے؟ اس میں کیا خامی ہے؟
کون سی ایسی بات ہے؟
میرے بھائیو! جس عمل کو ہمارے پیغمبر نے جس
طریقہ پر کیا ہے ان کی امت اس طریقہ پر کیوں نہیں
کرتی؟ میرے بھائیو! آج تک یہ جذبہ ہمارے اندر
نہیں پیدا ہوا ہے، ہمارے اندر دین کا ذوق نہیں پیدا
ہوا۔ بس چند باتیں ہیں ان کے کر لینے سے ہم اپنے
آپ کو سمجھ لیتے ہیں دیندار۔ بھائی ہمارا ہر عمل دین کے
مطابق ہونا چاہیئے، ہر عمل حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے طریقہ کے مطابق ہونا چاہیئے۔ آخر حضرت فاطمہ
رضی اللہ عنہا کا نکاح کس طریقہ پر ہوا تھا؟ اس طریقہ پر

نکاح ہم اپنی لڑکی کا کیوں نہیں کرتے ؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا نکاح ہوا تھا اس طریقہ پر ہمارے یہاں نکاح کیوں نہیں ہوتا ؟ تفصیل کا وقت نہیں ورنہ میں عرض کرتا کہ ان حضرات کے یہاں نکاح کس طرح کیا گیا ہے ۔

میرے بھائیو یہ ساری باتیں پوچھ کر کرنی چاہئیں ۔ کوئی عمل دنیا کا کوئی بغیر پوچھے نہیں کرتا ۔ کوئی اگر نئی دکان کھولنا چاہتا ہے تو کتنوں سے پوچھتا ہے کہ یہ دکان چلے گی کہ نہیں چلے گی ۔؟ اور کون سی دکان چلیگی؟ آدمی تجربہ کاروں سے پوچھتا ہے مقدمہ خود نہیں لڑلیتا ہے بلکہ وکیل سے رائے لیتا ہے ۔ بیمار ہوتا ہے خود، چاہے ڈاکٹر ہی کیوں نہ ہو مگر ڈاکٹر ہی سے مشورہ کرتا ہے ۔

اسی طرح سے میرے بھائیو ! دین پر عمل کرنے والا دینداروں سے نہ پوچھے ؟ تو پھر دین پر عمل کیسے ہوگا ؟ جو کام آدمی نہیں جانتا اس کو پوچھتا ہے اس میں کوئی عیب کی بات نہیں ہے ۔

فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون ط

(پس تم اہل علم سے پوچھو اگر تم نہیں جانتے ہو) اگر دین کی کوئی بات نہیں معلوم تو پوچھ لیا کریں ۔ یہی نکاح ہے اس میں خدا جانے کس کس سے مشورہ کیا جاتا ہے ۔

خاندان بھر کے لوگوں سے رائے لی جاتی ہے، تو بھائی اہل علم سے کیوں نہیں مشورہ کیا جاتا ہے۔ دین کے جاننے والوں سے نکاح کے مسائل کیوں نہیں پوچھے جاتے کہ ہم سنت کے مطابق نکاح کرنا چاہتے ہیں اس کا کیا طریقہ ہے؟ اسکا آپ حضرات رواج ڈالیے نکاح مسجد میں کیا کیجیے۔

یہ سب باتیں کانپور کے اندر کہی گئیں چنانچہ اچھی خاصی ایک برادری نے یہ طے کر لیا کہ ہم نکاح مسجد میں کیا کریں گے۔ خدا کے فضل سے جب دین کی محنت کی جاتی ہے تب کچھ حاصل ہوتا ہے۔ بار بار آکر کہنے سے یہ ہوتا ہے۔

الحمدللہ! وہاں کے رؤسا نے یہ طے کر لیا ہے کہ ہمارے خاندان کے نکاح مسجد میں ہوں گے اور جو نکاح مسجد میں نہیں ہوگا اس میں ہم شریک نہیں ہوں گے اور جہیز وہیز سب ختم۔ ارے بھائی، وہی پیسہ اپنے کاروبار میں لگائیے وہی پیسہ کسی غریب ضرورت مند کو دیدیجئے یا جس کے ساتھ نسبت ہو رہی ہو اس کو دے دیجئے۔ یہ کیا کہ پچیس پچیس ہزار (بلکہ لاکھوں میں) جہیز تیار ہو رہے ہیں، اس وقت میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ میں نے آپ کے سامنے ابھی جو دو حدیثیں پڑھی تھیں کہ نکاح کا اعلان کر دیا کرو اور نکاح مسجد میں کیا کرو، نکاح کے اندر زیادہ جھگڑا بکھیڑا نہ ہو۔ سنت کے مطابق نکاح ہو اس میں کیا جھگڑا؟ نماز پڑھنے آئے ہیں نکاح ہو جائیگا۔ جائیں گے

دلہن کو رخصت کرا کر لیتے جائیں گے۔ اس نہ لڑکی والے پر کوئی بار اور نہ لڑکے والے کو کوئی تکلیف۔

اور دوسری جگہ نکاح ہوتا ہے تو اس میں ایک مہینہ پہلے ادھر کی نیند حرام اور ایک مہینہ پہلے اُدھر کی نیند حرام۔ بعض لوگ جہیز ہی تلاش کرتے پھرتے ہیں۔ میں کیا بتاؤں آپ کو تفصیل۔ سچ کہتا ہوں کہ ایک جگہ نکاح ہونا تھا یہ سب تفصیل میری دیکھی ہوئی ہے وہاں معلوم ہوا کہ جہیز کے سامان میں فلاں چیز رہ گئی ہے۔ تو سب باراتی نکاح ہی سے بیٹھ گئے بلکہ بھاگے چلے گئے، پھر شہر سے وہ سامان لایا گیا تب جا کر نکاح ہوا۔ یہ سب کیا مصیبت ہے؟

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سنت کے مطابق عمل کی توفیق عطا فرمائے، ور اس نکاح میں برکت عطا فرمائے۔ زوجین میں الفت اور محبت پیدا فرمائے، دونوں خاندانوں میں تعلقات استوار رکھے اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

میرے بھائیو! سنت کے مطابق ہمارا عمل نہ ہونے کی وجہ سے یہ ساری مصیبتیں ہیں اگر ہم سنت کو زندہ کرتے تو ہم خود بھی زندہ رہتے، ہم دین کو زندہ کرتے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو زندہ کرتے اپنے عمل سے، تو میرے بھائیو مجال نہیں کہ ہماری طرف کوئی ترچھی نگاہ کر کے دیکھتا

آج مصیبتیں ہمارے اوپر اس وجہ سے آرہی ہیں ساری پریشانیاں ہم کو اس وجہ سے اٹھانی پڑ رہی ہیں۔ یہ سب ہماری حرکتوں کا نتیجہ ہے ہم خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں کو مُردہ کریں حضورؐ کے طریقوں کو مٹائیں اپنے پروردگار کی کریں نافرمانی۔ جس گھر کے اندر خدا کی نافرمانی ہو گی اس میں رحمت کیسے برسے گی؟

اس لیے رمیکر بھائیو! تمام گناہوں سے توبہ کرنا ہے، اور طے یہ کرنا ہے کہ ہر عمل پوچھ پوچھ کر کریں گے دین کے مطابق کریں گے۔ شریعت کے مطابق کریں گے۔

اس وقت جو کچھ کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

تقریب نکاح کے موقع پر.......

عموماً جو منکرات ہمارے مسلم معاشرہ میں رائج ہو گئے ہیں ان کی اصلاح وازالہ کے لیے، حضرت مولانا مفتی عبدالقدوس صاحب رومی مفتی شہر آگرہ کے مندرجہ ذیل رسائل قابلِ مطالعہ ہیں۔

۱؎ خطبہ نکاح، ۲؎ تقریب نکاح، ۳؎ تحفۂ زوجین، ۴؎ جہیز بارگراں بن گیا ہے ملت پر (نظم بہ اشعار پر مشتمل ہے)، پتہ:- ۲/۹۹۲ تلسی پور وصی آباد نور اللہ روڈ الہ آباد یوپی

تبریکِ نکاح (منظوم)

سب سے پہلے ہم سرِ محفل کریں حمدِ خدا
بعد اس کے ہو ثنائے مصطفےٰ اصلِ علیٰ

رقص کرتی آئی ہے گلزارِ سعدی میں بہار
ہر طرف ہے غنچہ و گل، بر سرِ گلشن نکھار

اجتماعِ ماہ و انجم سے ہے روشن انجمن
کیوں نہ ہو، جب اہلِ دل حضرات ہیں جلوہ فگن

عالمِ دیں اور مشائخ انجمن میں آج ہیں
اہلِ ثروت اور شرافت اس چمن میں آج ہیں

شیخِ دوراں حضرتِ صدیق احمد باندوی
نائبِ اشرف کا نائب، اہلِ دل، کاملِ دلی

اہلِ دل کے نور سے یہ انجمن معمور ہے
مطلعِ انوار گویا آج گوکھپور ہے

مشک و عنبر میں نہا کر آئی ہے بادِ سحر
مسکرائے گلشنِ سعدی میں دو گلہائے تر

ایک ہیں نذرِ حسن کے لختِ دل لختِ جگر
دوسرے ہیں حضرتِ رومی کے منظورِ نظر

در حقیقت آج کی شادی ہے خود اپنی مثال
سب کے ہے پیشِ نظر مرضئ ربِّ ذوالجلال

حضرتِ مولانا رومی مفتی و پرہیزگار
کرتے ہیں بارات کی رسموں کا دامن تار تار

اصلیت بارات کی کچھ بھی شریعت میں نہیں
مِل نہیں سکتی سنداس کی کتابوں میں کہیں
جمعہ بارہ ۱۲ فروری کو عقد مسجد میں ہوا
ہو گئی رخصت دلہن بس قافلہ رخصت ہوا
لڑکی والے پر گرانی اور نہ ڈالا کوئی بار
ہے یہی مسنون شادی روح پرور خوشگوار
ہوگیا باصد خوشی محفل میں دونوں کا نکاح
برکت سنت سے دونوں کو مِلی راہِ فلاح
ہو مبارک تم کو اے سعد و خبیب خوشخصال
خانہ آبادی و شادی بے نظیر و بے مثال
بہنیں سمدھن ہو گئیں اور بھائی سمدھی ہو گئے
تخمی پھل باندھی قلم ایسی کہ قلمی ہو گئے
صاحبو! وہ محفلِ شادی ہو کوئی یا غمی
دیکھنا ہر حال میں ہے حق تعالیٰ کی خوشی
خوش ہوا دل آج کی پُر نور محفل دیکھ کر
سرنگوں بدعت کو سنت سے مقابل دیکھ کر
اے خدا زوجین میں باہم محبت کر عطا
مال میں اولاد میں برکت ہو اے ربّ العلیٰ
عین سنت کے مطابق ہو ہمارا ہر عمل
ہے دعا کامل کی تجھ سے اے خدائے لم یزل (آمین)

از کامل چائل ضلع الٰہ آباد

از
حضرت مفتی
عبد القدوس
صاحب رومی

شرعی سہرا

مفتی
شہر آگرہ

بہ تقریب نکاح مسنون عزیزم میاں مفتی مجد القدوس خبیب رومی سلمہٗ ربہٗ دعا فاہ

حسب فقرۂ تاریخ۔ "جلوۂ مجلس انوار"۔ بارہ فروری انیس سو ترانوے ۱۹۹۳ء

لوگ کہتے ہیں نہیں نوشہ کے سر پر سہرا
سہرا جائز ہے کہاں تو بندھے کیونکر سہرا

سہرا بندی بھی اگر دین میں ہوتی مطلوب
باندھتے سرورِ دیں حق کے پیمبر سہرا

خوبی سہرے میں اگر ہوتی تو پھر ذی النورین رضی اللہ عنہ
باندھتے شرم و حیا ہی سے مقرر سہرا

وجہِ زیبائشِ رُخ سہرا جو ہوتا کچھ بھی
زیبِ رُخ کرتے نہ کیوں حضرت حیدر رضی اللہ عنہ سہرا

دین و مذہب میں جو سہرا کہیں ثابت ہوتا
پھر تو ہم ایک نہیں لکھتے مکرر سہرا

سہرا نوشاہ کے رخ پر یوں سجاتے ہم بھی
دیکھنے آتے فلک سے مہ و اختر سہرا

مرد کا حُسن یہ ہے "پیکرِ اخلاق" ہو وہ
جائے "گُل" خلق سے ہو اس کا معطر سہرا

چہرہ پُر نور ہے، سنت سے مزین عارض
کیوں کرے روئے منور کو مکدر سہرا

رومی تقریب ہے مسنون تو سہرا شرعی
کہتے ہیں اہلِ نظر ہے یہی بہتر سہرا

جن کو دعوائے سخن تھا وہ یہ بولے رومی
بیشک اس طرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا

دُعا گو:- عبد القدوس رومی، الٰہ آباد